کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک شخص عذاب قبر کی فلم بناتا ہے اور شائع کرتا ہے یا یوسفؑ یا ابرہیمؑ واسمائیلؑ کی فلموں کو شائع کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

الجواب

یہ امر مسلم ہے کہ مقام نبوت ایک بحر بے پایاں ہے اور جو آدمی اس کی گستاخی کرتا ہے وہ مرتد و کافر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے ایمان والو! تم نبی پاک ﷺ کو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو تو اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا کیونکہ اس میں گستاخی کا شبہ تھا اور جہاں کہیں گستاخی کا شبہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے گستاخی کے شبہ سے بھی منع فرمادیا۔ جو عین گستاخی ہے اس سے تو بطریق اولیٰ منع کیا جائیگا بلکہ فقہا کرام نے کدو شریف کی گستاخی کرے والوں کو کافر کہا ہے کیونکہ کدو شریف (سبزی) ہے جو نبی پاک ﷺ کی پسندیدہ غذا تھی جب ایک پسندیدہ غذا کی شان یہ ہے کہ اس کی گستاخی کرنے سے انسان کافر ہوجاتا ہے تو جو انبیاء علیہم السلام صریح گستاخیاں کرتا ہے وہ بطریق اولیٰ کافر و مرتد ہے ان فلموں میں شروع سے لے کر آخر تک کفریات ہی کفریات ہیں میں ان میں سے چیدہ چیدہ چیزوں کو ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ غیر نبی کو نبی کہنا

۲۔ نبوت کا جھوٹا دعوٰی کرنا

۳۔ مقام نبوت کو لھو و لعب کے طور پر استعمال کرنا

۴۔ نبی کی صورت بنانا

۵۔ نبی کو ایسے بدصورت انداز میں پیش کرنا جیسا کہ ہمارے معاشرے کے قصاب اور فلمی ایکٹر ہیں۔ حالانکہ کوئی نبی بھی بدصورت نہیں ہوتا

۶۔ فرشتوں کی شکلیں بنانا

۷۔ عالم برزخ کے پوشیدہ حجابوں کو جھوٹے طریقے سے ظاہر کرنا

۸۔ فرشتے کا کوئی ایسا آلہ مخصوص لے کر چلنا جو روح نکالنے میں مدد دیتا ہو۔ حالانکہ قوت ملکوتیہ کسی آلے کی محتاج نہیں اور یہ چیز نص قطعی کے خلاف ہے بلکہ قوت ملکوتیہ ایسی ہے اگر ایک آواز بھی لگائے تو بستیوں کی بستیاں برباد ہوجاتی ہیں یہ سب چیزیں کفر و ارتداد ہیں جو آدمی ان کو شائع کرتا ہے یا ان کا معاون کسی واسطہ سے بنتا ہے وہ کافر و مرتد ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح ضروری ہے اولین حق حکومت کا ہے کہ ایسی فلمیں شائع کرنے والوں کے خلاف کاروائی کرے دوسرا حق علماءَ و مشائخ کا ہے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور عوام الناس کو شعور دلائیں کہ ایسی فلمیں دیکھنے سے کلی طور پر اجتناب کریں۔

حررہ: مفتی مظہر اللہ سیالوی

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈگڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

کمپیوٹر نمبر: 4192/11 daruliftajamianaeemia@gmail.com تاریخ: 19/03/11

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گذشتہ چند ماہ سے پاکستان میں مختلف کیبلز آپریٹرز اور مالکان نے حضرت یوسف پیامبر کے نام سے فلم چلا رکھی ہے۔ مذکورہ فلم میں ایرانی اداکاروں نے حضرت یوسف، حضرت یعقوب، زلیخاں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا کردار ادا کیا ہے۔ مذکورہ فلم چلانے والوں اور دیکھنے والوں کے بارے میں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔

سائل: حافظ رانا ممتاز علیم، محمد شاہین، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے بنائی جانیوالی فلم یوسف پیامبر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے بنائی جانیوالی فلمیں شرعاً اس طرح کی فلم بنانا، اسے چلانا، اس کی تشہیر و حوصلہ افزائی کرنا اور لطف اندوزی کے لئے دیکھنا ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے بہت سارے افراد کے استفسار کے بعد اس فلم کے شرعی حکم کے لئے میں نے فلم یوسف پیامبر کے بعض حصوں کو دیکھا۔ جس کی بہت سی غیر شرعی باتوں میں سے چند ایک سنگین باتیں یہ ہیں۔ (۱) اس فلم میں غیر نبی کو نہ صرف نبی بلکہ اسے نبی کے طور پر مخاطب کیا گیا ہے اور اس نے بھی ردعمل میں اپنے آپکو نبی ظاہر کیا ہے۔ (۲) انبیا کرام علیہم السلام کی عظمت و تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کو نہایت بے صبری، جزع فزع کرتے ہوئے زور زور سے روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ننگے سر اور خشخشی داڑھی والا دیکھایا گیا ہے۔ (۳) انبیاء کرام علیہم السلام کی تصاویر، جبریل امین علیہ السلام کی تصویر و کردار دیکھایا گیا ہے۔ (۴) ایک مخصوص فرقہ کے گمراہ کن عقیدہ کا اظہار و پرچار۔ مثلاً ولایت کو نبوت سے افضل بتانا، امام منتظر کے انتظار کا تذکرہ (یہ ایک فرقہ کا گمراہ کن غیر شرعی نظریہ ہے۔) مذکورہ غیر شرعی باتوں میں سے بعض صریح کفر ہیں۔ جیسے غیر نبی کو نبی کہنا یہ صریح کفر ہے اور اسی طرح ولایت کو نبوت سے افضل بتانا بھی صریح کفر ہے۔ اور بعض باتیں ضلالت و گمراہی ہیں لہٰذا شرعی طور پر اس طرح کی فلمیں بنانا انکی حوصلہ افزائی، انکی خرید و فروخت، انھیں لطف اندوزی کے لئے دیکھنا، کیبل پر چلانا، حرام حرام اشد حرام اور گناہ کبیرہ ہیں جو لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوئے، ان پر توبہ لازم ہے اور حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرح کو فلموں کو بین کرے اور ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) ابو محمد محمد ہاشم غفرلہ

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ، ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء

دارالافتاء

الجواب صحیح

محمد شریف السعادی

مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

دارالافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۳ - ۳ - ۲۰۱۱

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان۔

کمپیوٹر نمبر: 4192/11 daruliftajamianaeemia@gmail.com تاریخ: 19/03/11

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گذشتہ چند ماہ سے پاکستان میں مختلف کیبلز آپریٹرز دریا کان نے حضرت یوسف پیامبر کے نام سے فلم چلا رکھی ہے۔ مذکورہ فلم میں ایرانی اداکاروں نے حضرت یوسف، حضرت یعقوب، زلیخاں اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا کردار ادا کیا ہے۔ مذکورہ فلم چلانے والوں اور دیکھنے والوں کے بارے میں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔

سائل: حافظ رانا ممتاز علیم، محمد شاہین، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللّٰہم ہدایۃ الحق والصواب

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے بنائی جانیوالی فلم یوسف پیامبر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے بنائی جانیوالی فلمیں شرعاً اس طرح کی فلم بنانا، اسے چلانا، اس کی تشہیر و حوصلہ افزائی کرنا اور لطف اندوزی کے لئے دیکھنا ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں مجھ سے بہت سارے افراد کے استفسار کے بعد اس فلم کے شرعی حکم کے لئے میں نے فلم یوسف پیامبر کے بعض حصوں کو دیکھا۔ جس کی بہت سی غیر شرعی باتوں میں سے چند ایک سنگین باتیں یہ ہیں۔ (۱) اس فلم میں غیر نبی کو نہ صرف نبی بلکہ اسے نبی کے طور پر مخاطب کیا گیا ہے اور اس نے بھی رد عمل میں اپنے آپکو نبی ظاہر کیا ہے۔ (۲) انبیا کرام علیہم السلام کی عظمت و تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کو نہایت بے صبری، جزع فزع کرتے ہوئے زور زور سے روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ننگے سر اور خشخشی داڑھی والا دیکھایا گیا ہے۔ (۳) انبیاء کرام علیہم السلام کی تصاویر، جبریل امین علیہ السلام کی تصویر و کردار دیکھایا گیا ہے۔ (۴) ایک مخصوص فرقہ کے گمراہ کن عقیدہ کا اظہار و پرچار۔ مثلاً ولایت کو نبوت سے افضل بتانا، امام منتظر کے انتظار کا تذکرہ (یہ ایک فرقہ کا گمراہ کن غیر شرعی نظریہ ہے۔) مذکورہ غیر شرعی باتوں میں سے بعض صریح کفر ہیں۔ جیسے غیر نبی کو نبی کہنا یہ صریح کفر ہے اور اسی طرح ولایت کو نبوت سے افضل بتانا بھی صریح کفر ہے۔ اور بعض باتیں ضلالت و گمراہی ہیں لہذا شرعی طور پر اس طرح کی فلمیں بنانا انکی حوصلہ افزائی، انکی خرید و فروخت، انھیں لطف اندوزی کے لئے دیکھنا، کیبل پر چلانا، حرام حرام اشد حرام اور گناہ کبیرہ ہیں جو لوگ ان جرائم کے مرتکب ہوئے، ان پر توبہ لازم ہے اور حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرح کی فلموں کو بین کرے اور ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) ابو محمد محمد ہاشم غفرلہ

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ، ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء

دار الافتاء

الجواب صحیح

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۱۳ - ۳ - ۲۰۱۱

دار الافتاء جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ ۝ وعلی آلک واصحٰبک یا حبیب اللہ

دار الافتاء اہلسنت

ٹرسٹ رجسٹرڈ

مکتبۃ المدینہ،گنج بخش مارکیٹ،مرکز الاولیاء داتا دربار لاہور، پاکستان

Phone: 042-37114231

ریفرنس نمبر:______ تاریخ:______

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ علمائے کرام نے انبیاء علیہم السلام پر بنائی جانے والی فلموں کو ناجائز کہا ہے۔اگر کوئی پھر بھی اسے جائز سمجھے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ ان فلموں کے دکھانے میں تعاون کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ حکومت کی کیا ذمہ داری ہے؟

سائل: محمد ہاشم جاوید (گلبرگ،مرکز الاولیاء لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ایک مسلمان کی یہ صفت ہونے چاہئے کہ جب اسے شریعت کا حکم پتہ چلا جائے فورا اپنا سر تسلیم خم کردے اور اپنی عقل لڑانا چھوڑ دے۔قرآن پاک میں ہے ﴿وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰى آمَنَّا بِهٖ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت سنی اس پر ایمان لائے۔

(سورۃ الجن،سورۃ 72،آیت 13)

اسے جائز کہنے والے کم علموں کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ اس سے اسلام کی تبلیغ ہوتی ہے اور عام لوگوں تک اسلام پہنچتا ہے۔یہ ان کی سخت غلط فہمی ہے۔یہ فلمیں اسلام کی عکاسی کے لئے نہیں بلکہ پس پردہ اسلام کے حسین چہرے کو مسخ کرنے کے لئے خاص بے دین قسم کے لوگوں کے ماتحت بنائی جاتی ہیں۔اسلام اس چیز کا محتاج نہیں کہ وہ اس طرح ناجائز امور کے سہارے فروغ پائے۔دنیا میں جتنے بھی کفار مسلمان ہوئے ہیں وہ ان فلموں کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ صحیح اسلامی تعلیمات کے سبب ہوئے ہیں۔ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور میں ہے:"اسلامی غزوات،فتوحات اور اسلامی واقعات پر مشتمل جتنی بھی اینیمیٹڈ فلمیں ہیں،ان میں شاید باید ایک فیصد ایسی فلم مل جائے جو عورت اور میوزک سے خالی ہو۔واقعہ یہ ہے کہ عموما غزوات اور واقعات وغیرہ کی حکایت کرنے والی فلمیں محظورات سے قطعی خالی نہیں ہوتیں۔بلکہ یہ دینی پروگرام گمراہی پھیلانے کا ایک مستقل ذریعہ ہیں۔۔۔کمیونسٹ اور ناپختہ علم لوگ ان دینی پروگراموں کو بناتے ہیں اور اناپ شناپ جوان کے منہ میں آتا ہے کہتے ہیں۔اسلام کے حسین چہرے کو مسخ کیا جاتا ہے۔اسلام اپنی اشاعت و سربلندی کے لئے ان شیطانی آلات کا منت کش نہیں ہے،جن میں نہ حلال وحرام کی تمیز ہو نہ مردوزن کے حدود ہوں،نہ نیکی وبدی کا تصور ہو۔ان مقدس ہستیوں کے مقدس بزرگانہ تصور کو مٹا کر ایک فلمی ہیرو کی شکل میں لایا جاتا ہے۔

دشمن ممالک کے لوگوں کو ناچتے ہوئے اور لڑکیوں کے ساتھ شہوت انگیز انداز میں عیش کرتے ہوئے اس طور پر دکھایا جاتا ہے کہ عین موقع پر اسلامی فوجیں پہنچ جاتی ہیں۔بسا اوقات کسی صحابی کسی لڑکی پر عاشق بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور یہ دکھایا جاتا ہے کہ دشمن ملک کی لڑکی سے پیار کے نتیجے میں دشمن ملک فتح ہو گیا۔معاذ اللہ،نعوذ باللہ من ذلک۔یعنی جس طرح اردو ناولوں میں مقدس غزوات وفتوحات کو مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے،اسی طرح یہاں بھی فلمی متحرک تصاویر کے ذریعہ اسی کی نقل وحکایت کی جاتی ہے۔ان فلموں کی قباحت بیان کی جائے تو دفتر کا دفتر درکار ہو گا۔یہ اینیمیٹڈ فلمیں بے پناہ برائیوں،غلط مناظر اور جھوٹی باتوں کا مجموعہ ہیں۔" (ماہنامہ اشرفیہ،اپریل 2011ء،صفحہ 22،مبارکپور،انڈیا)

لہذا حکومت اور دیگر ادارے جو ان فلموں کو فروغ دینے میں گامزن ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ اس کی روک تھام کریں اور اس ناجائز فعل میں تعاون نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے ﴿وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ قرآن کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (سورۃ المائدہ، سورت 5، آیت 02)

اللہ عزوجل ہم مسلمانوں کو شریعت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

واللہ اعلم ورسولہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

کتبـــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو احمد محمد انس رضا عطاری

23 رجب المرجب 1432ھ 26 جولائی 2011ء

042-7114237 مکتبہ مدینہ دار الافتاء اہلسنت گنج بخش روڈ، داتا دربار مارکیٹ لاہور

المُفتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوھاب :-

فلموں میں یا ڈرامے یا عام زندگی میں صورت جملہ انبیاء و مرسلین کا شبیہہ اختیار کرنا یا کسی غیر نبی کو نبی کہہ کر پکارنا سراسر حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرنا کفر ہے۔ اسی طرح کسی غیر صحابی کو صحابی کہنا یا اسکا خود کو صحابی کہلوانا بھی سراسر حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ رہ گئی بات توہین کی تو توہین انبیاء کا ارتکاب کرنے والا اگر مسلمان ہو تو وہ مرتد اور واجب القتل ہے اور اگر غیر مسلم ہو تو وہ بھی توہین انبیاء کے ارتکاب کی وجہ سے واجب القتل ہے۔

اولاً انکو صدق دل سے توبہ کرنے کی مہلت دی جائے۔ اگر وہ توبہ کرلیں تو انکی توبہ قبول کرلی جائے اور اگر وہ اپنی اہانت آمیز گفتگو پر اصرار کریں تو حکومت وقت اسکو کیفر کردار تک پہنچانے کی ذمہ دار ہے۔

فلموں ڈراموں میں جتنے بھی انبیاء کے نام پر کردار ہیں ان میں سے اکثر توہین انبیاء پر مبنی ہیں، انکو اگر تاریخ اسلامی کے حوالے سے بھی دیکھنا چاہیں تو یہ پھر بھی حرام ہیں ۔۔۔ ایسا کاروبار کرنا بھی حرام ہے، ان معاملات میں معاون بننا بھی حرام ہے لہذا حکومت وقت پر ایسے کرداروں بعد ایسی نازیبا کاوشوں پر فوراً پابندی لگانا فرض ہے اور جو لوگ ایسی حرکات کو روکنے کی کوششیں کررہے ہیں وہ یقیناً لائق صد تحسین اور لائق اجر و ثواب ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنا ضروری ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدہ: ۲) یعنی نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور سرکشی کے معاملات میں قطعاً تعاون نہ کرو۔ ھذا ما عندی واللہ ورسولہ اعلم بالصواب

حررہ

تنویر حسین مجددی

دار الافتاء عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

121/B ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

05.10.2011

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام پاکستان

دار الافتاء

121 بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب

حضرات انبیاء کرام علیھم السلام کو اللہ کریم نے تمام مخلوق میں بلند تر مقام عطا فرمایا ہے ان کی مقدس زوات مخلوق میں بے مثال ہوتی ہیں کسی اعتبار سے بھی ان کا پاکیزہ کردار داغ دار نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر حال میں ان کی اطاعت وفرمابرداری مطلوب ہوتی ہے ان نفوس قدسیہ کی تعظیم وتوقیر کرنا عین ایمان ہے اور ان کی توہین موجب کفر ہے لہذا ان مقدس نفوس کے بے مثل و پاکیزہ کردار کو فلموں کے ذریعے بطور کھیل پیش کرنا سخت گناہ کبیرہ ہے اور تعظیم وتوقیر کے خلاف ہونیکی وجہ سے کفر ہے پھر فلم ایک غیر نبی کو نبی پکارا جاتا ہے اور جس کو نبی پکارا جاتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو نبی ظاہر کرتا ہے یہ نبی کی توہین ہے اور نبی کی ادنیٰ توہین بھی کفر ہے۔ لہذا ایسی فلمیں حرام حرام ہیں ایسی فلمیں بنانے والے اور ان فلموں کی تیاری میں کسی بھی قسم کا تعاون کرنے والی نبی کی توہین کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر تجدید ایمان وتجدید نکاح وآئندہ اصلاح احوال کر کے سچی توبہ کرلیں تو فبہا ورنہ حکومت اسلامیۃ کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو شرعی سزا دے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو اور ان فلموں پر پابندی لگائی جائے نیز صحابہ کرام علیھم الرضوان انبیاء علیھم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں کیوں کہ براہ راست سینہ نبوت سے فیض یافتہ ہیں غیر صحابی کو صحابی سے کیا نسبت چہ جائیکہ فلم میں ایک غیر صحابی صحابی بن کر صحابی کا کردار ادا کرنے کی جسارت کرے یہ صحابہ کرام کی توہین ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا **اکرموا اصحابی فانھم خیارکم** (الحدیث) میرے صحابہ کا احترام کرو کہ وہ تم میں سے بہتر ہیں غیر صحابی کا صحابی بن بیٹھنا اور صحابی کا کردار ادا کرنا صحابی کے احترام کے خلاف ہے اور بلخصوص کردار ادا کرنے والے (اداکار) کافر ہوں تو بدرجہ اولی توہین ہے ایسا کرنے والے مسلمان ہوں تو گمراہ وفاسق ہیں ان کے لیے توبہ واستغفار واصلاح احوال ضروری ہے الغرض علماء کرام کا بالخصوص اور عوام الناس کا بالعموم یہ مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کار کے مطابق ان گستاخی پر مبنی فلموں کی خرابیوں سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو آگاہ کر کے اس برائی کو روکنے میں حکومت سے پرزور مطالبہ کر کے کردار ادا کریں اور اس سلسلہ میں کوئی کسر نہ چھوڑیں اگر کوشش میں خلوص ہوا تو اللہ تعالیٰ ضرور حامی وناصر ہوگا۔ **واللہ ورسولہ اعلم بالصواب**

الجواب صحیح

(مفتی) محمد رشید عفی عنہ
صدر مدرس ماڈل مدرسہ مدنیہ غوثیہ کمپنی باغ سرگودھا

کتبہ محمد ابوبکر نقشبندی عفی عنہ
ماڈل مدرسہ مدنیہ غوثیہ کمپنی باغ سرگودھا

۱۶ شوال ۱۴۳۲ھ ہجری

محمد رشید

دار الافتاء
تاریخ 21/09/11

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور، پاکستان.

کمپیوٹر نمبر: 4192/11 · daruliftajamianaeemia@gmail.com · تاریخ: 19/03/11

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ گذشتہ چند ماہ سے پاکستان میں مختلف کیبل آپریٹرز اور مالکان نے حضرت یوسف پیامبر کے نام سے فلم چلا رکھی ہے۔ مذکورہ فلم میں ایرانی اداکاروں نے حضرت یوسف، حضرت یعقوب، زلیخا اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا کردار ادا کیا ہے۔ مذکورہ فلم چلانے والوں اور دیکھنے والوں کے بارے میں شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔

سائل: حافظ رانا ممتاز حلیم محمد شاہین، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

حضرت یوسف علیہ السلام کے نام سے بنائی جانے والی فلم یوسف پیامبر اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے حوالے سے بنائی جانے والی فلمیں شرعاً اس طرح کی فلم بنانا، اسے چلانا، اس کی تشہیر و حوصلہ افزائی کرنا اور لطف اندوزی کے لئے دیکھنا ناجائز و حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف بہت سارے افراد کے استفسار کے بعد اس فلم کے شرعی حکم کے لئے میں نے فلم یوسف پیامبر کے بعض حصوں کو دیکھا۔ جس کی بہت سی غیر شرعی باتوں میں سے چند ایک سنگین باتیں یہ ہیں۔ (۱) اس فلم میں غیر نبی کو نہ صرف نبی بلکہ انبیاء کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اس نے بھی رذیل میں اپنے آپ کو نبی ظاہر کیا ہے۔ (۲) انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت و تقدس کو پامال کیا گیا ہے۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کو نہایت بے صبری، جزع فزع کرتے ہوئے زور زور سے روتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ننگے سر اور خشخشی داڑھی والا دکھایا گیا ہے۔ (۳) انبیاء کرام علیہم السلام کی تصاویر، جبریل امین علیہ السلام کی تصویر و کردار دکھایا گیا ہے۔ (۴) ایک مخصوص فرقہ کے گمراہ کن عقیدہ کا اظہار و پرچار۔ مثلاً ولایت کو نبوت سے افضل بتانا، امام منتظر کے انتظار کا تذکرہ (یہ ایک فرقہ کا گمراہ کن غیر شرعی نظریہ ہے۔) مذکورہ غیر شرعی باتوں میں سے بعض صریح کفر ہیں۔ جیسے غیر نبی کو نبی کہنا یہ صریح کفر ہے اور اسی طرح ولایت کو نبوت سے افضل بتانا بھی صریح کفر ہے۔ اور بعض باتیں ضلالت و گمراہی ہیں لہذا شرعی طور پر اس طرح کی فلمیں بنانا، انکی حوصلہ افزائی، انکی خرید و فروخت، انہیں لطف اندوزی کے لئے دیکھنا، کیبل پر چلانا حرام، حرام اشد حرام اور گناہ کبیرہ ہیں جو لوگ ان حرام کاموں کے مرتکب ہوئے ان پر توبہ لازم ہے اور حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوری طور پر اس طرح کی فلموں کو بین کرے اور ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) ابو محمد محمد ہاشم غفرلہ

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ، ۱۹ مارچ ۲۰۱۱ء

دار الافتاء

الجواب صحیح
محمد شفیع ... قادری
مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
۱۳-۳-۲۰۱۱

واقعی اس قسم کے فلمیں توہین انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات سے بھرپور ہیں اور یہ کفر ہے نیز توہین صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے بھی خالی نہیں ہے لہذا ہر مسلمان کو اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے اور وہ گناہ کبیرہ ہے اور جو اس کے مرتکب ہو چکے ان کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کے بغیر چارہ نہیں ہے

محمود - دار العلوم تعلیم القرآن باڑہ گیٹ پشاور

باڑہ گیٹ پشاور پاکستان

الجواب ھوالموفق للصواب ا

حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بنائی جانے والی فلمیں دیکھنا، عام کرنا اور کسی طریقہ سے اسے پھیلانے کا باعث بننا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ بلکہ بعض صورتیں تو صریح کفر ہیں اور رضا بالکفر کفر ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا مختلف مدارس کے جو مفتیان کرام نے دلائل وشواہد کی بنیاد پر جو فتوے جاری کئے ہیں وہ درست اور صحیح ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حافظ رب نواز قادری

مفتی جامعہ رضویہ (ٹرسٹ) ماڈل ٹاؤن لاہور

03-08-2011